

فتوٰی حکم تارک الصلاة
شیخ رحمہ اللہ من صالح المسعود
وفتوٰی اہمۃ فتاویٰ للمعاذیہ وفتاویٰ
للمسئلۃ والادکار مع ترجمتها باللہ الاوردیہ
مکتبۃ المدینہ، مدینہ منورہ

اگر اردو مطبوعات

- قرآن کریم
- احسن التفسیر
- مختصر ماہ خبار
- سائنس اور حقیقت
- تہذیب اطفال
- قیامت کی ہولناکیاں
- اسلام کے بنیادی عقائد
- نبیوں کی حقیقت
- نماز فجر کس کیوں؟
- شب و روز کی دعائیں

www.ircpk.com

بے نماز کا شرعی حکم

فتاویٰ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

بہارِ نبویؐ و احسن التفسیر

نماز سنون (وظائف)

مکتبۃ المدینہ، مدینہ منورہ

دارالکتاب

WWW.IRCPK.COM

بہارِ نبویؐ

1. FORUM THE SARAJEVO - 1998
2. FORUM THE SARAJEVO - 1998
3. FORUM THE SARAJEVO - 1998

بے نماز کا شرعی حکم
از: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

— و —

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از: —————
ماہنامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
ترجمہ: —————
ابو عبدالرحمن شہیر بن نور

مع —————
نماز سنون (وظائف)

مرتبہ
حضرت علامہ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

دارالکتاب و السنۃ

1- P.O.BOX: 11106 KARACHI - 75300
2- P.O.BOX: 7056 KARACHI - 75620
P A K I S T A N

تعاون
پوز ایس اسلامک ریسرچ سنٹر
لاہور — پاکستان



DAR AL-KITAB WA AL-SUNNAT
Publishers & Booksellers



دار الكتاب والسنة

للنشر والتوزيع

قارئین کے نام

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله محمد بن عبد الله

وعلى آله وصحبه ومن سار على دربہ الى يوم الدين، وبعد :

محرم قارئین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دار الكتاب والسنة کی اردو کتب کے سلسلہ اشاعت کی یہ تیسری کتاب آپ کی نذر ہے۔ اس سے قبل کتاب ”شب و روز کی دعائیں“ از پروفیسر کمال عثمانی اور کتاب ”شرح اصول الایمان“ کا اردو ترجمہ شائع کرنے کے شرف کے علاوہ ہم ساتھ سے زائد چھوٹی بڑی عربی کتب عربی دان طبقہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

برداران اسلام، عصر حاضر میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نمازوں کی ادائیگی سے سستی برت رہی ہے اور اسے ضائع و برباد کر رہی ہے۔ بعض لوگوں کے تساہل اور سستی کا یہ عالم ہے کہ وہ اسے بالکل چھوڑ چکے ہیں، بعض جمعہ اور عیدین کی حد تک ادا کرتے ہیں اور ان کی ایک پڑھتے تو ہیں لیکن اکثر اوقات جماعت سے ادا نہیں کرتے اور بیشتر نماز کے ترجمہ سے نااہل ہیں۔

زیر نظر کتابچے میں ہم نے علامہ الشیخ محمد العثیمین کے بے نماز کے متعلق فتویٰ کے ہمراہ حضرت العلماء الشیخ عبدالعزیز بن باز کا نماز باجماعت اور اس کی فضیلت پر جاری کردہ فتویٰ شامل اشاعت کرنے کے ساتھ ہی کتابچے کے آخر میں نماز مترجم از علامہ الشیخ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ بھی ذکر کر دی ہے تاکہ جماعت قارئین پر ”بے نماز کے متعلق شرعی حکم“ اور ”نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت“ واضح ہووے۔ نماز کے ترجمہ سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ تینوں جلیل القدر بزرگوں کے ہمراہ فاضل مترجم اور ناشر کو بھی اجر عظیم سے نوازے اور اس کو شش کو تارک نماز اور تارک جماعت مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنائے آمین۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دینی بھائی

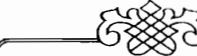
ابو سلطان مغل

۳ / ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ

☆ اس موضوع پر الشیخ محمد العثیمین کا مفصل رسالہ

بھی ہم شائع کر رہے ہیں، ان شاء اللہ

371/4 Gazdarabad Karachi (Pak) Telefax:- 0092-21-722992



اس کتاب کے محققین پاکستان میں فہرستہ اسلام کا بانی
اور پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں کئی ہاؤس محضو ہیں۔



ج) دار الكتاب والسنة، ۱۴۱۷ھ

فہرستہ مکتبہ الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العثيمين، محمد بن صالح .

فتوى حكم تارك الصلاة وفتوى أهمية صلاة الجماعة مع الصلاة
والإذكار / محمد بن صالح العثيمين، عبدالعزيز بن عبدالله بن باز، محمد
عطاء الله حنيف، ترجمة شبير بن نور . ط ۲ . - الرياض .

۳۲ ص : ۱۲ × ۱۷ سم

ردمك: ۹۰ - ۹۱ - ۶۷۶ - ۹۹۶۰

(النص باللغة الأوردية)

۱- الصلاة ۲- الفتاوى الشرعية ۳- صلاة الجماعة

۱- ابن باز، عبدالعزيز بن عبدالله (م. مشارك)

ب- حنيف، محمد عطاء الله (م. شارك)

ج- بن نور، شبير (مترجم) د- العنوان

ديوي ۲۵۲.۲ ۱۷/۲۱۸۴

رقم الإيداع: ۱۷/۲۱۸۴

ردمك: ۹۰ - ۹۱ - ۶۷۶ - ۹۹۶۰

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الثانية

رمضان ۱۴۱۷ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بے نماز کے لئے شرعی حکم

فتویٰ : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله

وصحبه وسلم..... اما بعد :

اے مسلمان بھائی! فضیلت الشیخ محمد بن صالح العثیمین کی خدمت میں ایک سوال کیا گیا جو کہ اس پرچے میں درج ہے۔

سوال : ایک آدمی اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتا ہے لیکن وہ نہیں مانتے۔ آیا وہ ان کے ساتھ رہے یا گھر چھوڑ کر چلا جائے؟

جواب : اگر اس کے گھر والے بالکل نماز نہیں پڑھتے تو وہ کافر ہیں، مرتد اور اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے ساتھ رہائش رکھنا جائز نہیں۔ البتہ اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کو دعوت دیتا رہے، بار بار اور اصرار سے کہتا رہے۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ انہیں ہدایت عطا فرمادے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے۔ قرآن کریم، سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کافتمیٰ اس کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں عقل سلیم کا بھی یہی تقاضا ہے۔

قرآن کریم نے مشرکوں کے بارے میں فرمایا :

دریچہ

موضوعات

صفحہ نمبر

☆ قارئین کے نام _____ ۳

☆ بے نماز کے لئے شرعی حکم _____ ۵

از : علامہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

☆ نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت _____ ۱۲

از : مساحہ الشیخ / عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

☆ نماز (مترجم) _____ ۲۲

از : علامہ محمد عطاء اللہ حنیف (رحمۃ اللہ علیہ)

☆ بعد نماز کے وظیفے _____ ۲۸

☆ دُعائے قنوت _____ ۳۲

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ۝ ﴾ (التوبہ : ۱۱)

”پس اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے
دینی بھائی ہیں۔“

آیت کے مفہوم میں یہ بات از خود شامل ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو
تمہارے دینی بھائی نہیں۔ واضح رہے کہ گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو اس کی وجہ
سے دینی بھائی چارے کی نفی نہیں کی جاسکتی، البتہ اسلام سے خارج ہونے کی
صورت میں ہی دینی بھائی چارہ ختم ہوتا ہے۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :
(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)
(صحیح مسلم)

”کفر و شرک اور بندے کے درمیان نماز کا معاملہ حائل ہے۔“

حضرت بریدہؓ کی روایت کردہ حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد
فرمایا :

(الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا
فَقَدْ كَفَرَ) (سنن الترمذی، سنن انسائی)

”ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے، جس نے نماز
چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔“

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ

عنه کا قول ہے :

((لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ))

(موطامام مالک)

”جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں ذرا بھی حصہ نہیں۔“

حضرت عبداللہ بن شفیق کا قول ہے کہ :

”نماز کے علاوہ کسی کام کے چھوڑنے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

کفر شمار نہیں کرتے تھے۔“ (سنن الترمذی)

عقل سلیم سے پوچھئے کہ اگر ایک آدمی کے دل میں رائی کے دانے جتنا
ایمان ہو، اسے نماز کی اہمیت کا بھی علم ہو، یہ بھی خبر ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی
سخت تاکید کی ہے، پھر کیا عقل سلیم یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ وہ آدمی مسلسل
نماز کا تارک ہو سکتا ہے؟ سیدھی سی بات ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔

جو لوگ تارک نماز کو کافر قرار دینے سے انکار کرتے ہیں ان کے دلائل
پر میں نے غور کیا ہے، ان کے تمام دلائل چار شکلوں میں منحصر ہیں :

(۱) ان کی بات میں دلیل والی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔

(۲) ان کی دلیل کسی ایسی صفت کے ساتھ مقید ہے کہ اس کے ساتھ ترک
نماز ممکن ہی نہیں۔

(۳) ایسی صورت حال درپیش ہے کہ نماز چھوڑنے والا معذور قرار
پاتا ہے۔

(۴) ان کی دلیل عمومی ہے، تارک نماز کو کافر قرار دینے والی احادیث سے

اس کی تخصیص ہو جاتی ہے۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ نماز کا تارک کافر ہے تو اس پر مرتد والے احکام نافذ ہوں گے۔ کسی نص (قرآن پاک کی آیت یا صحیح حدیث) میں یہ نہیں آیا ہے کہ نماز کا تارک مسلمان شمار ہو سکتا ہے یا وہ جنت میں جائے گا یا جہنم کی آگ سے بچ سکے گا۔ یا اس طرح کی کوئی اور دلیل موجود ہو جس کی وجہ سے تارک نماز پر لاگو حقیقی کفر کو کفرِ نعمت (ناشکری) یا کفرِ دون کفر (بڑے کفر کی بجائے چھوٹا کفر) والی تاویل و توجیہ کی ہمیں ضرورت ہو۔ واضح رہے کہ مرتد پر مندرجہ ذیل احکام لاگو ہوتے ہیں :

۱۔ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح اس سے نہ کروایا جائے اور اگر نکاح پہلے سے موجود ہے اور اب نماز نہیں پڑھتا تو ان کا نکاح باطل قرار پائے گا، کوئی مسلمان خاتون اس کے لئے حلال نہیں۔

ماجر خواتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اس کی دلیل ہے :

﴿ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَأَهْنَّ حِلَّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ﴾

(الممتحنہ : ۱۰)

”پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں اور نہ کفار ان کے لئے حلال۔“

۲۔ اگر نکاح کے بعد مرد نے نماز چھوڑ دی تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے

گا، مسلمان بیوی اس کے لئے حلال نہیں۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا آیت ہے۔ اس مسئلہ کی باقی تفصیلات اہل علم کے ہاں معروف ہیں کہ آیا ترک نماز ازدواجی ملاقات سے پہلے سے تھی یا بعد میں شروع ہوئی۔

۳۔ اگر بے نماز زنج کرے تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے، اس لئے کہ وہ حرام ہے۔ یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ تو ہمارے لئے جائز ہے مگر بے نماز کا نہیں، اس لئے کہ بے نماز کا ذبیحہ یہودی اور عیسائی کے ذبیحہ سے زیادہ شریعت میں ناپسندیدہ ہے۔۔۔۔۔ والعیاذ باللہ۔

۴۔ بے نماز مکہ شہر تو کیا اس کی حدود میں بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا ﴾

(التوبہ : ۲۸)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مشرکین ناپاک ہیں، لہذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔“

۵۔۔ اگر بے نماز کے قربت داروں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو وراثت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً ایک نمازی مسلمان مر جاتا ہے، اس کے ورثاء میں اس کا ایک حقیقی بے نماز بیٹا اور چچا زاد بھائی ہے۔ بھلا کون وارث بنے گا؟ اس کے حقیقی بیٹے کے بجائے اس کے چچا زاد بھائی کو وراثت ملے گی۔

اس کی دلیل حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

((لَا يَبْرُثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ))
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔“

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

((الْحَقِيقَةُ الْفَرَايِضُ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرْنَا)) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

”تمام حقداروں کو وراثت میں سے ان کا حصہ دے دو اور جو بچ رہے تو وہ مرد کے مذکر رشتہ داروں یعنی عصبہ کا حق ہے۔“

اس ایک مثال کے ذریعے باقی تمام ورثاء کا حکم معلوم ہو جاتا ہے۔

۶۔ بے نماز جب مرجائے تو اسے غسل دیا جائے اور نہ کفن۔ نہ تو اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ تب اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اسے صحرا میں لے جائیں اور گڑھا کھود کر کپڑوں سمیت دفن کر دیں، اس لئے کہ شرعاً اس کا کوئی احترام نہیں۔ اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ اس کا کوئی عزیز یا تعلق دار نماز نہیں پڑھتا اور اب وہ مر گیا ہے تو اس شخص کے لئے جائز نہیں کہ اس کی میت کو عام مسلمانوں کے سامنے نماز جنازہ کے لئے لائے۔

۷۔ قیامت کے روز فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف جیسے کافر لیڈروں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔۔۔ والعیاذ باللہ۔۔۔ بے نماز کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا اور کسی عزیز یا تعلق دار کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعا کرے، اس لئے کہ وہ کافر ہے، لہذا دعا کا مستحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْكُمْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ ﴾ (التوبہ : ۱۱۳)

”نبی اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔“

میرے بھائیو! معاملہ بہت خطرناک ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ اس مسئلے میں سستی کا شکار ہیں اور گھر میں ان لوگوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں جو نماز نہیں پڑھتے۔۔۔ اور یہ قطعاً جائز نہیں ہے۔۔۔ واللہ اعلم۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

فتویٰ از :

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

حفظہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از : سماحة الاستاذ فضيلة الشيخ علامه عبدالعزيز بن عبد الله بن باز

مفتی المملكة العربية السعودية ورئيس دار الافتاء بالرياض

تمام مسلمانوں کے نام ایک پیغام میں آپ فرماتے ہیں کہ :

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے،
خوف خدا اور راہ تقویٰ پر چلنے والوں میں، مجھے اور تمام مسلمانوں کو شامل
فرمائے۔ آمین۔

امرواقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت محض سستی اور کوتاہی
کی وجہ سے نماز باجماعت کا اہتمام نہیں کرتی۔ یہ کھلم کھلا گناہ کبیرہ ہے اور
اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑی برائی ہے، لہذا اس کا انجام
بھی بہت خطرناک ہے۔ اس لئے تمام اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو
اس مسئلے کی طرف متوجہ کریں اور اس صورت حال کے خوفناک انجام سے
لوگوں کو ڈرائیں، اس لئے کہ نماز باجماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسے
اہم مسئلے پر خاموشی نہیں اختیار کی جاسکتی۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ اتنے اہم
حکم شریعت پر کسی مسلمان کو سستی نہیں کرنی چاہئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے
قرآن حکیم میں نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس حکم

کی مزید وضاحت اور تفسیر بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے نماز کا
تذکرہ قرآن حکیم میں فرمایا ہے، اس کے فضائل بیان کئے ہیں، اسے
باجماعت اور پابندی سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس
معاملے میں سستی اور کوتاہی کا مظاہرہ کرنا منافقین کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا :

﴿ حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ
وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝ ﴾ (البقرہ : ۲۳۸)

”تمام نمازیں پابندی سے ادا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز (عصر کی
نماز) اور تابع فرمان بن کر اللہ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔“

جو مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا نہیں کرتا آخر
اس کے بارے میں کس طرح معلوم ہو سکے گا کہ واقعی وہ نماز کا پابند ہے اور
نماز کو وہ قابل تعظیم کام سمجھتا ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اس
سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ
الرَّاكِعِينَ ۝ ﴾ (البقرہ : ۴۳)

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے
ساتھ مل کر رکوع کرو۔“

یہ آیت مبارکہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے ”نص صریح“ یعنی واضح حکم
کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر محض نماز ادا کر لینا ہی کافی ہو تا تو آیت مبارکہ کے

تھا۔ جب ایسے پُر خطر حالات میں گھرے ہوئے لوگوں کو نماز باجماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں ملی تو معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنا سب سے اہم فرض ہے جو کسی بھی شکل اور صورت حال میں نہیں چھوڑا جاسکتا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمِرَ بِالصَّلَاةِ فَنُتَقِمَ ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ)) (بخاری و مسلم)

”میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ نماز کا حکم دوں، جب اذان ہو جائے تو کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہوتے اور میرے ہمراہ ایسے ساتھی ہوں جن کی پاس لکڑیوں کا گٹھا ہو اور میں جماعت میں نہ پہنچنے والوں کے گھروں کو ان کے سمیت جلا دوں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورِ صحابہ میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

((لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَخْلَفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ - وَقَالَ : إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِمْنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدَّنُ فِيهِ)) (مسلم)

آخر میں ”وَأَرْكَعُوا مَعَ الرَّائِعِينَ“ (رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو) کہنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی، کیونکہ نماز پڑھنے کا حکم تو آیت کے ابتدائی حصے میں آ ہی چکا تھا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ..... الخ (النساء : ۱۰۲)

” (دورانِ جنگ نماز باجماعت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:) جب آپ خود مسلمانوں کے درمیان موجود ہوں اور باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور وہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ جب وہ ایک رکعت پوری کر لیں تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آکر آپ کے ساتھ نماز پڑھے، وہ بھی چوکے ہو کر رہیں اور اپنے ہتھیار سنبھال کر رکھیں۔“

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حالتِ جنگ بلکہ عین دورانِ جنگ میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، تو حالتِ امن و سکون میں کیا حکم ہونا چاہئے؟ نماز باجماعت کی اگر کسی کو معافی مل سکتی تھی تو دشمن کے سامنے صف آراء ان لوگوں کو مل سکتی تھی جنہیں دشمن کے حملے کا ہر وقت خطرہ لگا رہتا

گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا، ہاں البتہ معروف و مشہور منافق ضرور جماعت سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بیمار یا بوڑھے آدمی کا حال یہ ہوتا تھا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان گھیٹ کر لایا جاتا اور صف میں لاکھڑا کیا جاتا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((أَنَّ رَجُلًا أَعْمَى قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَلْزُمُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَهَلْ لِي رُحَصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " هَلْ تَسْمَعُ الْبِدَاءَ بِالصَّلَاةِ " قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : " فَأَجِبْهُ ")) (صحیح مسلم)

”ایک نابینا آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ میری راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے آیا کرے، کیا مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : ”کیا تجھے اذان سنائی دیتی ہے؟“ اس نے کہا : ”ہاں“ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا : ”تب نماز پر ضرور پہنچا کرو۔“

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

((مَنْ سَمِعَ الْبِدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُدْرٍ)) (ابو داؤد المستدرک للحاکم)

”جس آدمی نے اذان سنی اس کے باوجود نماز تک نہیں پہنچا اس کی

”میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے، کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہو یا بیمار کے، حتیٰ کہ مریض بھی دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز تک پہنچتا تھا۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا :

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے تمام راستے سکھلا دیئے تھے، جس مسجد میں اذان ہوتی ہو وہاں نماز ادا کرنا ہدایت کا طریقہ ہے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات کو مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا :

”جس آدمی کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل قیامت کے روز اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے حالتِ ایمان کے ساتھ ہو وہ ان نمازوں کی پابندی کرے جہاں بھی اذان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرنا ہدایت کے طریقے کا حصہ ہے۔ اگر تم گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کے طریقے سے طہارت کا اہتمام کرے (استنجا کرے اور وضو کرے) پھر کسی مسجد کا رخ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایک قدم کے بدلے میں نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک ایک قدم کے بدلے

نماز قابل قبول نہیں، الایہ کہ اس کے پاس عذر ہو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”جان یا مال کا خطرہ یا بیماری۔“

باجماعت نماز کی فضیلت بہت ساری احادیث سے ثابت ہے اور بالخصوص مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنا۔ اور پھر مسجد میں تو بنائی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ وہاں کثرت سے اللہ کا ذکر ہو اور اللہ کے نام کی بڑائی بیان ہو۔ چنانچہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ باجماعت نماز کا اہتمام کرے اور کوشش کر کے نماز تک پہنچے۔ اپنی اولاد کو، اپنے قریبی رشتے داروں کو، اپنے پڑوسیوں کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس ضمن میں بار بار تاکید کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی اسی شکل میں ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے بھی اسی شکل میں بچا جا سکتا ہے۔ مسلمان منافقوں کی مشابہت سے اسی طرح دور ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی جن بری اور قابل نفرت عادتوں کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک عادت نماز کے بارے میں سستی کا مظاہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَدِيعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَىٰ يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۖ مَذْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا

إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝﴾ (النساء : ۱۴۳)

”یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، جب یہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کسماتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانوا ڈول ہیں، نہ پورے اس طرف ہیں نہ پورے اُس طرف، جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔“

باجماعت نماز چھوڑ دینا، مستقل ترک نماز کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور یہ مسئلہ بھی بہت واضح ہے کہ سرے سے نماز نہ پڑھنا نہ صرف گمراہی ہے بلکہ کفر عظیم ہے اور انسان دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) (مسند احمد، ترمذی، نسائی)

”ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے، پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔“

نماز کی اہمیت کے بیان، اسے بالاتزام ادا کرنے، اللہ کے حکم کے مطابق اسے قائم کرنے، نیز ترک نماز کے سلسلے میں متعدد آیات کریمہ اور احادیث شریفہ آئی ہیں اور یہ سب کی سب اہل علم کے ہاں معلوم و معروف ہیں۔ چنانچہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ نماز کو بروقت ادا کرے، جس طرح اللہ

تعالیٰ نے حکم دیا ہے نماز کو باجماعت اور مسجد میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ادا کرے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا یہی طریقہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی دردناک سزا سے بچا جاسکتا ہے۔

جب صحیح بات سامنے آجائے اور دلائل سے بھی واضح ہو جائے تو فلاں یا فلاں کے قول کی آڑ لے کر حق سے منہ نہیں موڑنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کافران ہے :

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء : ۵۹)

”پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو، اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔“

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کافران ہے :

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور : ۶۳)

”رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔“

جس انسان کے پاس معمولی سوچہ بوجھ اور بصیرت ہو اسے بھی معلوم ہے کہ نماز باجماعت میں کس قدر فائدہ ہے اور کس قدر بھلائیاں اس میں پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے اہم ترین فائدے درج ذیل ہیں :

- ۱۔ باہمی تعارف حاصل کرنا۔
- ۲۔ نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرنا۔
- ۳۔ اچھی باتوں کی تلقین اور اس راہ کی مشکلات پر صبر کی نصیحت کرنا۔
- ۴۔ نیکی میں پیچھے رہنے والوں کو حوصلہ دینا۔
- ۵۔ نادان اور ناواقف کو مسائل دین کی تعلیم دینا۔
- ۶۔ منافقوں کو غصہ دلانا اور ان کے راستے سے دور رہنا۔
- ۷۔ بندگانِ خدا کے درمیان شعائر اللہ کا چرچا کرنا۔
- ۸۔ قول و عمل کے ذریعے اللہ کے احکام کی دعوت دینا۔

اس کے علاوہ بھی متعدد دوسرے فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ہر اس کام کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا شامل ہو اور جو ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح کا ذریعہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس کی شرارت اور برے اعمال کی نحوست سے محفوظ فرمائے، کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بھی دور رکھے۔ اللہ بہت مہربان اور کریم ہے۔

ترجمہ : ابو عبد الرحمن شبیر بن نور

الدوامی۔ الریاض۔ سعودی عرب

نماز

تکبیر تحریر

اللہ اکبر

اللہ بڑا ہے۔

دعا کے افتتاح تکبیر تحریر کے بعد آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
 بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ - اللَّهُمَّ نَقِّنِي
 دور رکھا ہے آپ نے مشرق کو مغرب سے - یا اللہ صاف کر دے
 مِنْ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقِي الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
 مجھے گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے پتلا سفید پیل پھل سے
 اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
 یا اللہ! دھو ڈال میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
 پاک ہے تُو اے اللہ اور آپ کی ہی حمد ہے اور باریعت ہے

اِسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
 نام آپ کا اور بلند ہے آپ کی شان: اور نہیں کوئی عبادت کے لائق آپ ہے۔
 تَعَوَّذُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مرؤد سے

سورۃ فاتحہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ہر طرح کی تعریفیں افریقیہ جو پلنے والا ہے تمام کائنات کا - نہایت رحم والا بڑا مہربان
 مُلِكِ يَوْمِ الدِّينِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
 مالک ہے دن جزا کا - تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔
 اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
 دیکھا تارہ ہمیں راہ سیدھی - راہ اُن کی جو انعام فرمایا
 عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمِينَ
 آپ نے ان پر، نہ ان کی جو غضب نازل ہوا ان پر اور نہ گمراہوں کی - دُعا قبول فرما
 سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کوئی ایک حصہ یا کوئی ایک سورت
 پڑھ لی جائے - تین چھوٹی سورتیں (سورۃ اخلاص، موعودتین)

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پہ میں اقرار کرتا ہوں کہ نہیں لائق عبادت کے مگر اللہ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

رود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ

اِسْمٰی رَحْمَةً وَكَرَمًا! حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت

اِلٰ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ اٰلِ

محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح کہ آپ نے رحم و کرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ

کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف لائق اور بزرگی والے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت

مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ

محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل کی حضرت

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف لائق بزرگی والے

اٰخِرُ تَشْمِيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

یا اللہ! یقیناً میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

(برسوزہ)

عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

عذاب قبر سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ

اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے،

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَا وَالْمَمَاتِ۔

اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَالْمَغْرَمِ

اے اللہ! بیشک میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا

اُمّی! میں نے ظلم کیے اپنی جان پر ظلم بہت اور نہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ

کوئی بخش سکتا گناہ آپ کے سوا تو مجھے خاص بخشش سے نوازا اپنے

عِنْدِكَ وَاَرْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ہاں سے اور رحم فرما مجھ پر بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(بقرہ ص ۲۶) اے شکوہ باب تشمید اول نے شکوہ باب استغفار علیٰ اربعین ص ۱۰۰ فصل اول

نے شکوہ باب الدعاء فی التشمید فصل اول میں بحوالہ صحیحین کس دُعا کے متعلق دعوت دے وادیں۔ اس کو ان سب

کو جمع کر لیا گیا ہے۔ اے شکوہ ایضاً وسیع بخاری ص ۱۱۵ ج ۱ باب الدعاء قبل الاستسقام۔

ان کے علاوہ بھی تشہد میں پڑھنے کی دعائیں احادیث میں آئی ہیں۔
 تشہد اور دُعاؤں سے فارغ ہو کر دائیں اور بائیں جانب منہ پھیرتے
 ہوئے یوں کہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی

بعد نماز کے وظیفہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز ختم کرتے تو (باواز بلند) یہ پڑھتے تھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللہ بہت بڑا ہے

دوسری حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ یہ پڑھتے:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
 اللہ سے بخشش مانگتا ہوں

پھر یہ دُعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ
 اے اللہ! آپ سلامتی والے ہیں اور آپ سے سلامتی حاصل ہوئی ہے آپ بابرکت ہیں

۱۔ مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد فصل دوم
 ۲۔ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوۃ فصل اول

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 اے بزرگی اور عزت والے۔

تیسری حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، مجھے تم سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا، مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ فرمایا، نماز کے بعد ہمیشہ یہ دُعا پڑھا کرو:

رَبِّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
 اے رب! مجھے مدد دے کہ میں آپ کی یاد، آپ کا شکر اور آپ کی خوب عبادت کرتا رہوں

چوتھی حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی
 المُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 بادشاہی ہے اور وہی سزا دینے والا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
 اے اللہ! نہیں روک سکتا جو آپ عطا کریں اور نہیں کوئی دے سکتا جو چیز

۱۔ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوۃ فصل اول
 ۲۔ مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد فصل دوم

مَنْعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۝

آپ روک دیں اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی دولت مند کو آپسے عذاب سے دولت۔

پانچویں حدیث حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو بلند آواز سے پڑھتے: ۞

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
بادشاہی ہے اور وہی سزاوار حمد و ثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝
نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور فائدہ پہنچانے کی مگر اللہ کیساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔
وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ ۝
اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمتیں پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے۔
وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝
اُسی کے لیے ہے اچھی تعریف نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ

۞ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول
۞ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول کتاب اللہ امام شافعی ص ۱۱۰ ج اول

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَكَوْكَرَهُ الْكَافِرُونَ ۝

اُسی کے لیے ہے ہماری اطاعت اگرچہ کافر بُرا مانیں

چھٹی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کا نماز کے بعد ورد رکھے گا، اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہونگے تو بھی بخشے جائیں گے:

سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳
اللہ پاک ہے۔ ہر تعریف الٰہی چھوٹے ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور وہی سزاوار حمد و ثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ساتویں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، منبر پر فرما رہے تھے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اُسے بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز روکنے والی نہیں (یعنی مرتے ہی بہشت میں داخل ہو جائے گا) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص دونوں کو تلا کر پڑھنے کی یہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے ۞

۞ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول ۞ مشکوٰۃ ایضاً فصل سوم
۞ الترتیب والترتیب ص ۴۴، ج ۲ معصر

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ

عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارَكْ لِي فِيمَا

أَعْطَيْتَ وَقَبِيْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا

يُقْضَىٰ عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ

مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ

وَنَتُوبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۔ مکملہ باب جو اربع فصلوں میں عربی المعبروں میں جداول کے قیام القیل (۱۸) منزلیں، ۲۹ سے سمن حصین میں دس من بنی قمر (باقی برصغیر)

وتزول کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھے جائیں۔ تیسری بار بلند آواز سے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ